Malaika Khalil
Islamiat (Test #2)

سوال نمبر ۱:

اسلامی نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کی روشنی میں آپ پاکستان کے نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے میں کیا اقدامات تجویز کریں گے؟

تعارف:

پبلک ایڈمنسٹریشن ایسا نظام حکومت ہے جس کے ذریعے عوامی خدمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومتی پالیسیاں بنائی اور نافذ کی جاتی ہیں۔ کسی بھی ریاست میں پالیسیاں عوام اور حکومت کے درمیان ایک مضبوط رشتے کی علامت ہوتی ہیں۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں پبلک ایڈمنسٹریشن کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہونا لازمی ہے۔ پاکستان کے قانون کا آرٹیکل ۳۱ حکومت پر فرض عائد کرتا ہے کہ حکومت ایسی پالیسیاں نافذ کرے جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔ اسلام میں حکمرانی کو ایک امانت اور حکمران کو خادم عوام سمجھا جاتا ہے۔ اس سوال میں موجودہ پاکستان کے موجودہ پبلک ایڈمنسٹریشن کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے (تجزیہ) کرنے کو تجویز کیا گیا ہے۔

اسلامی نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کی روشنی میں پاکستان کے نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کو بہتر کرنے کی تجاویز:

اسلامی نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کی روشنی میں پاکستان کے نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز کو قرآن و سنت، خلافت راشدہ

کے عملی نمونوں اور جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. احتساب اور شفافیت کا مضبوط نظام:

اسلامی اصولوں کے مطابق تمام سرکاری معاملات ٹھیکے داری اور بجٹ کا ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر شفاف انداز میں اعلان کیا جائے۔ چونکہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو پہنچا دو۔" (القرآن)

جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نظام حکومت میں 'احتساب' کا نظام موجود تھا جس میں بازار، عدالت اور انتظامیہ کی نگرانی ہوتی تھی۔ چنانچہ ہر ضلع میں شکایت سنٹر قائم کیے جائیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راتوں کو گشت کرتے تھے کہ عوام کو تکلیف نہ ہو۔

2. شوریٰ کا نفاذ

اسلام مشاورت پر زور دیتا ہے۔ لہٰذا ہر فیصلہ چاہے وہ معاشی، تعلیمی یا خارجہ پالیسی پر ہو اس پر ماہرین، علماء سے مشاورت لازمی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ان کا معاملہ آپس کے مشورے سے ہوتا ہے۔" (القرآن)

لہٰذا پارلیمنٹ اور سینیٹ کے اراکین کی ذمہ داریوں کا تعین اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا لازمی ہے۔ مزید یہ کہ حکمرانی پر نوجوانوں اور خواتین کی شرکت بھی لازمی ہے۔

3- عوامی فلاح و بہبود پر مبنی معیشت:

اسلام میں موجود معیشت کا نظام جس میں زکوٰۃ، عشر، صدقات اور ٹیکسز کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم غریبوں، بیواؤں اور معذوروں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔ **حضرت عمرؓ کا قائم کردہ بیت المال** اس کی ایک عظیم مثال ہے۔ حضورﷺ کے اپنے دور میں بھی تعلیم مفت فراہم کی اور پاکستان کے آئین کا **آرٹیکل 25-A** بھی اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پانچ سے سولہ سال کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم ہو۔ ضرورت ہے کہ اسلام کے مطابق تصور کا خاتمہ ہو اور منصفانہ تقسیم ہو۔

4- عوامی خدمت کو عبادت سمجھنے کی فکر:

حکمران اور اعلیٰ عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو ذاتی اختیار یا تحفوں کی طرح نہیں بلکہ ایک مقدس امانت سمجھیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو لوٹا دو" **(القرآن)**

امام غزالی اور **حضرت علیؓ کے خطوط** کو تمام سول سروس افسران کے لیے اخلاقیات پر مبنی تربیتی پروگرام کا لازمی حصہ بنایا جائے جیسا کہ حضورﷺ نے بھی فرمایا:

"قوم کا خادم ہی ان کا سردار ہے۔" **(الحدیث)**

5- عدل و انصاف پر مبنی فیصلے:

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ قاضی کے لیے لازم ہے کہ وہ فیصلہ کرتے ہوئے امیر و غریب میں فرق نہ کرے۔

لہٰذا فوری یکم مقدمات کے فیصلوں میں تیزی لائے اور مظلوم کو پورا پورا انصاف دلانے کے لیے عدالتی نظام کو اسلامی اصول کے مطابق تشکیل دی جائے۔ چونکہ اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

"اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑتے"

(القرآن)

مزید یہ کہ عدل کو فروغ دینے کے لیے بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جانا چاہیے۔

"رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں"

(الحدیث)

اقربا پروری کے بجائے شفافیت پر مبنی نظام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"کسی کو رشتہ داری کی بنا پر عہدہ نہ دو۔"

پاکستان میں اقربا پروری کی مخالفت ہونی چاہیے اور شفافیت کے نظام کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ڈیجیٹل حکومت کا نفاذ ہو۔ جس کا مقصد رشوت اور کرپشن کو ختم کرنا ہو۔ چونکہ رشوت اور کرپشن بھی ملک کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ علاقائی خودمختاری بھی ہونی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صوبوں کو بنانا تاکہ سلطنت کی تقسیم سے انتظام مضبوط ہو۔

تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کی شمولیت:

پاکستان کے اسکولوں، کالجوں اور

یونیورسٹیوں میں اسلامی نظام حکمرانی کو مضمون متعارف کروانا لازمی ہے۔ اس کے ذریعے طلباء میں عوامی خدمت کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ اسکے علاوہ اسلامی معاشیات، انتظامیہ اور فنانس پر ریسرچ سنٹرز بنائے جانے چاہیے تاکہ طلباء خود اس سے ہم آہنگ ہوں اور مختلف شعبوں میں آگے جا کر اسلامی نظام کو بھی عروج دیں۔

8- میڈیا اور عوام کو پیغام پہنچانے میں کردار:

میڈیا اور سول سوسائٹی کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ حکومتی کاموں میں موجود غلطیوں کو تنقید کریں اور مشورے تجویز بھی کر سکیں جیسا کہ حضرت عمر رض خود کہتے تھے کہ اگر تم مجھ میں کوئی کمی دیکھو تو اسے بول دیا کرو۔ چنانچہ پاکستان میں بھی میڈیا اور عوام کو حق حاصل ہو کہ وہ تنقید کر سکیں۔

اسلامی نظام پبلک ایڈمنسٹریشن کو نفاذ کرنے کا طریقہ کار:

اسلامی نظام کو پاکستان کے پبلک ایڈمنسٹریشن پر نافذ کرنے کے لیے درج ذیل طریقے استعمال کرنے چاہیے:

1- آئین میں ترامیم:

پاکستان چونکہ ایک اسلامی جمہوری ملک ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کے آئین میں اسلامی تعلیمات کے مطابق ترامیم کی جائے اور ان کا نفاذ یقینی بنایا جائے۔

2- **قومی مفاہمت کی ضرورت:**

تمام سیاسی جماعتیں، سولین، فوج، علماء اور بیوروکریٹس کو مل کر اسلامی انتظامی اصلاحات کا نفاذ یقینی بنانا ضروری ہے۔

3- **جدید اسلامی دنیا کا تعاون:**

اسلامی ممالک کے ساتھ جدید انتظامی ماڈل بنا کر باہمی تعاون حاصل کیا جائے۔

4- **حکومتی کارکردگی کا جائزہ:**

نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ حکومتی کارکردگی کا اسلامی اصولوں کے مطابق جائزہ لازمی لیا جائے۔

مستشرقین کے نظریات:

1- **ایچ جی ویلز کا اعتراف:**

ایچ جی ویلز اپنی کتاب
The outline of History
کہتے ہیں کہ اسلامی انتظامی اصلاحات اخلاقی حکمرانی کا بے مثال نمونہ ہیں۔

2- **ولیم ڈیورنٹ کا موقف:**

ولیم ڈیورنٹ کا ماننا تھا کہ:
حضرت عمرؓ کا انتظامی نظام تاریخ کا سب سے منظم اور

انصاف پر مبنی نظام ہے

3۔ کیرن آرمسٹرانگ کا نظریہ:

کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب

Muhammad: A Biography of the Prophet

میں کہتی ہے کہ نبی ﷺ نے اخلاقی حکمرانی کی بنیاد رکھی ہے وہ آج بھی قابلِ تقلید ہے۔

جدید اسلامی اسکالرز کے اقتباسات

1۔ مولانا مودودی سے اقتباس:

مولانا مودودی اپنی کتاب

"Islamic Governance: A Comprehensive Framework"

میں کہتے ہیں کہ اسلامی حکمرانی کا مقصد محض حکومت چلانا نہیں بلکہ انسان سازی کرنا ہے۔

پاکستان کا انتظامی نظام اگر اسلامی

2۔ علامہ اقبال کا اقتباس:

علامہ اقبال اپنی کتاب

"Reconstruction of Religious Thought in Islam"

میں کہتے ہیں کہ پاکستان کو چاہیے کہ وہ انتظامی نظام میں

اختیار کے دروازے کھولے۔

3۔ محمد البرادعی کا اقتباس:

محمد البرادعی اپنی کتاب
"Administrative Development: An Islamic Perspective"
میں کہتے ہیں کہ اسلامی انتظامیہ کی بنیاد امانت کی طرح ہو۔ ہر عہدہ، اختیار ایک امانت کے تصور ہے جو اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

تنقیدی جائزہ:

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے لیکن اس کا سیاسی نظام اسلامی اصولوں کے نفاذ میں رکاوٹ ہے۔ اکثر سیاسی جماعتیں اقتدار میں آ کر اسلامی اصولوں کو واضح کرتے لیکن بعد میں نظر انداز کر دیتے۔ یہ بدعنوانی صرف قوانین بنانے سے ختم نہیں ہوگی بلکہ اخلاقی اصلاح بھی ضروری ہے۔ ان تمام مسائل کو تعلیمی صفائی مہم سے آئین میں تبدیلیاں لا کر ہی عمل درآمد کروایا جا سکتا۔

حاصلِ کلام:

پاکستان کا اسلامی نظام اگر اسلامی اصولوں عدل، امانت، شوریٰ، احتساب اور فلاح پر استوار ہو تو نہ صرف ملکی ترقی ممکن ہے بلکہ دنیا کے لیے ایک مثالی نظام بن سکتا۔ اہم ضرورت یہ کہ خلافتِ راشدہ کے عملی نمونوں کو جدید دور میں اپنا کر

ثقافتوں کو ہم آہنگ کر کے ایک روحانی، اخلاقی اور موثر انتظامی نظام تشکیل دیں۔

سوال نمبر ۲:

مسلمان معاشروں پر مغربی تہذیب کے جملہ اثرات تحریر کریں۔

تعارف:

مغربی تہذیب کا مسلم معاشروں پر گہرا اثر رہا ہے۔ نو آبادیاتی دور سے کر موجودہ دور تک ان اثرات نے سیاسی، معاشی، تعلیمی، ثقافتی اور فکری مغربی مذہبی شعبوں میں بنیادی تبدیلیوں کو جنم دیا۔ ایک طرف اس نے جدید جمہوریت، سائنسی ترقی، انسانی حقوق اور تعلیمی اصلاحات جیسی مثبت قدروں کو متعارف کروایا تو دوسری طرف اس سے مسلمانوں کو کئی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ یہ اثرات یکطرفہ نہیں بلکہ مسلم دنیا سے ردعمل بھی لیتے رہے۔

مسلمان معاشروں پر مغربی تہذیب کے جملہ اثرات کا تجزیہ:

اسلامی اور مغربی تہذیب کی بنیاد مختلف بنیادوں پر ہے۔ مغربی تہذیب نے اسلامی تہذیب پر گہرے اور پیچیدہ اثرات مرتب کیے ہیں جو اثرات نہ صرف مثبت ہیں بلکہ ان کا منفی اثر بھی رہا ہے۔ ان اثرات نے مسلمانوں کی تہذیب

کو سیاسی، سماجی، ثقافتی، تعلیمی اور سیاسی مذہبی
لحاظ سے اثر انداز کیا۔

مسلمان معاشرے پر مغربی تہذیب کے مثبت اثرات:

I- مغربی تہذیب و ثقافت نے مسلمان معاشرے پر چند مثبت اثرات مرتب کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

I- جدیدیت اور ترقی کے مواقع:

مغربی تہذیب نے سائنس اور ٹیکنالوجی پر بہت کام کیا۔ آج مسلم طلبا ان کے تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں اور جدید سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں جو مسلمانوں کو بھی فروغ ملتا۔ اس کے نتیجے میں ملک کی شرح خواندگی میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر مغربی عالمی اداروں جیسے اقوام متحدہ، اور دوسرے بین الاقوامی فورمز پر مسلمان ممالک کی شرکت ہوئی۔

ثقافت اور فن تعمیر کا فروغ:

مغربی لوگ اسلامی فن جس میں خطاطی اور موسیقی شامل ہیں اسکو اپناتے ہیں۔ اسکے علاوہ وہ مسلم کھانوں کو سراہتے ہیں۔ اس لیے مغربی ممالک میں بھی اسلامی مساجد، اور فن کے فورمز بنائے جاتے ہیں۔

III- جدید نقل و حمل کے نظام:

جدید نقل و حمل کے ذرائع جیسے ریل گاڑی، بجلی سے چلنے والی بسیں، کار وغیرہ نے اسلامی معاشروں کو تبدیل کیا۔ اس سے شہری زندگی بہتر ہوئی۔ بجلی اور گیس جیسے توانائی کے ذرائع کو اپنا کر اسلامی معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگئے۔

IV- جدید طبی سہولیات اور صحت عامہ کا نظام:

ابن سینا کی "القانون فی الطب" یورپ میں مقبول کتاب بنی۔ جدید ویکسین اور اینٹی بائیوٹکس نے موذی بیماریوں کا خاتمہ کیا۔ زندگی کی اوسط مدت میں اضافہ ہوا۔ بین الاقوامی معیارات کے مطابق تربیت یافتہ ڈاکٹر اور نرسنگ سٹاف سے صحت کا نظام بہتر ہوا۔

خواتین کی تعلیم اور حقوق کی جدوجہد:

خواتین کے حقوق پر مغربی خیالات نے مسلمان معاشرے پر اثر ڈالا۔ لڑکیوں کے اسکول اور کالج کھولے گئے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ایک ساتھ یونیورسٹیوں کا قیام اور اسی وجہ سے خواتین زندگی کے ہر شعبے میں طاقت کے اداروں میں جگہ جیسے بینظیر بھٹو پاکستان کی وزیر اعظم ہوئیں اور خالدہ ضیا بنگلہ دیش کی۔

مسلمان معاشرے پر مغربی تہذیب کے چند منفی اثرات:

مغربی تہذیب نے جہاں مسلمان معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کیے وہاں چند منفی بھی ہیں جو کہ ذیل میں ہیں۔

I- سرمایہ دارانہ نظام کو فروغ:

مغربی طرز کا سرمایہ دارانہ نظام اور بینکاری کے طریقوں نے اسلامی معاشرے پر منفی اثرات مرتب کیے۔ مغربی نظام نے سود، ٹیکس اور دیگر دولت کو اکٹھی کرنے کے نظام کو فروغ دیا جس سے مسلم ممالک ان پر انحصار کرنا شروع ہو گئے اور اپنے ملک میں معاشی بحران کے وقت سے آئی ایم ایف جیسے مغربی اداروں سے ادھار لینے لگ گئے۔

II- الحاد اور لادینیت میں اضافہ:

مسلم نوجوانوں میں الحاد کا نظام مغربی تہذیب کی جانب سے پیدا کیا گیا ہے۔ سیکولر تعلیم اور میڈیا نے مسلم نوجوانوں کے ذہنوں میں مغربی تعلیم اور تہذیب کا گہرا اثر ڈالا اور ان میں مغربی فلسفے نے روشن خیالی کے ذریعے مذہبی روایات کو چیلنج کیا۔

III- اسلاموفوبیا اور مسلم معاشرے کی منفی امیج:

مغربی تہذیب نے اسلامی معاشرے کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا اور مسلمانوں پر دقیانوسی تصورات کا الزام ٹھہرا دیا۔ اس کے لیے مغربی میڈیا نے اسلام کو تشدد سے جوڑا۔ کچھ ممالک میں مسلمانوں کے لیے شہریت کے سخت قوانین لاگو کیے گئے جیسے امریکہ میں ہوتا ہے۔

CS CamScanner

IV- خاندانی نظام میں نمایاں تبدیلی:

مغربی تہذیب اور روشن خیالی نے اسلامی خاندانی نظام پر گہرا اور منفی اثر ڈالا ہے۔ آج خاندان میں موجود افراد کو بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ بڑے خاندانوں کی جگہ نیوکلیئر فیملی یا جوڑے اندازوں نے لی ہے جس سے نہ چھوٹوں کا خیال رکھا جاتا اور نہ بڑوں کی عزت کی جاتی۔

تنقیدی جائزہ:

مغربی تہذیب نے مسلم معاشرے کو جدیدیت سے متعارف کروایا۔ تعلیمی اصلاحات، سائنسی ترقی، خواتین کے حقوق اور جمہوری اقدار جیسے اثرات نے نمایاں تبدیلی کی جس سے ترقی کے نئے دروازے کھلے جبکہ تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اس سے چند مسائل نے بھی جنم لیا۔ عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے عالمی تنازعے، بین المذاہب مکالمے اور مشترکہ انسانی مسائل کا حل مسلم معاشرے پر ہونے والے اثرات اور ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔

حاصلِ کلام:

مغربی تہذیب کا مسلم معاشرے پر ایک پیچیدہ اور دورُخی تصویر پیش کرتی ہے۔ ایک طرف اس تہذیب کو اپنانے سے مسلم معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوا اور دوسری طرف مختلف چیلنجز کا سامنا کیا۔ مسلم معاشرے میں ردِ عمل مختلف رہا، کچھ نے قبول کیا، کچھ نے مقابلہ کیا اور کچھ نے درمیانی راستہ اختیار کرتے ہوئے قبول کیا لیکن چند تبدیلیوں کے ساتھ۔ اب ضرورت ہے کہ مسلم معاشرہ انکو اپنائے لیکن اپنی شناخت کو قائم رکھے۔